سوال

اس دور میں شادی بیاہ کی تقریبات بعض برائی اور منکرات کے ارتکاب سے خالی نہیں ہوتیں مثلا ان میں گانا بجانا اور موسیقی و رقص اور بے پردگی اور شارٹ لباس ضرور ہوتا ہے میرا بہت اہم سوال ہے : 1 کیا اس طرح کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے ؟ 2 اگرچہ ان تقریبات میں ننانوے فیصد تقریبات گانے بجانے سے خالی نہیں ہوتیں خاص کران میں حرام موسیقی یا فحش کلمات ضرور پائے جاتے ہیں، توکیا اس کا معنی یہ ہے کہ اس طرح کی تقریبات میں بالکل شریک نہ ہوا جائے ؟ 3 اگر ہم اس طرح کی تقریبات میں شامل نہ ہوں توکیا یہ قطع رحمی میں شامل ہوگا اور لوگوں کے درمیان عداوت و بغض کا باعث تو نہیں بنے گا ؟ 4 اس طرح کی تقریبات میں شرکت کے لیے علماء شرط لگاتے ہیں کہ وہاں اس برائی سے روکا جائے، لیکن اس روکنے والے کی بات کو کہاں تسلیم کیا جاتا ہے، اوراصل میں اس طرح کے اوقات جسے وہ خوشی و سرور کے اوقات سمجھتے ہیں روکنے کی فرصت کہاں ہوتی ہے ؟ برائے مہربانی مولانا صاحب اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اس سلسلہ میں وافی و شافی معلومات فراہم کریں کیونکہ ہمارے دور میں یہ مسئلہ بہت پھیل چکا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

1 برائی اور منکرات مثلا گانا بجانا اور موسیقی یا فحش کلمات پر مشتمل شادی بیاہ کی تقریبات میں شریک ہونا جائز نہیں، اور اس طرح کا فساد لوگوں کے درمیان پھیلانا مباح نہیں اور لوگوں کے لیے اس کو روکنے اور ختم کرنے سے رک جانا صحیح نہیں، بلکہ ضرور منع کیا جائے

2 اس طرح کی تقریبات میں شریک نہ ہونا قطع رحمی شمار نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو اپنے آپ کو برائی کا مشاہدہ اور موسیقی سننے سے محفوظ رکھنا ہے، اور رشتہ داروں اور اقرباء کو یہ ضرور بتانا چاہیے کہ اگر وہ اس طرح کی خرافات اور منکرات نہ ہوں تو وہ تقریب میں ضرور شریک ہوگا

3 اگر مدعو کو علم ہو کہ اس تقریب میں برائی اور منکرات پائی جائینگی اور وہ انہیں روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کے لیے اس تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب اسے کسی ایسی تقریب اور ولیمہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت و نافرمانی ہو مثلا شراب نوشی اور گانا بجانا پایا جائے اور اس کے لیے اس برائی کو روکنا اور ختم کرنا ممکن ہو تو اس کا اس تقریب میں جانا اور اس برائی سے روکنا لازم ہے؛ کیونکہ اس طرح وہ دو فرض ادا کریگا ایک تو اپنے مسلمان بھائی کی دعوت کو قبول کریگا، اور دوسرا برائی کو ختم کریگا

لیکن اگر وہ اس کو نہیں روک سکتا تو وہاں نہ جائے، اور اگر اسے اس تقریب میں جا کر معصیت و برائی کا علم ہو تو وہ اس سے روکے، اور اگر روک نہیں سکتا تو وہاں سے واپس آجائے، امام شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ (214/7).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"اگر شادی کی تقریبات برائی و معصیت مثلا مرد و عورت کے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغیرہ سے خالی ہوں یا پھر اگر وہاں جائیں اور جا کر اس برائی کو روک دیں تو پھر وہاں اس خوشی میں شامل ہونا جائز ہے، بلکہ اگر وہاں کوئی برائی ہو جس کو ختم کرنے پر آپ قادر ہوں تو وہاں آپ کا جانا واجب ہو جاتا ہے

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روک نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے :

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی الانعام (70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں" انتہی

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع وترتیب محمد المسند (92).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

45789